19391
6/22

(1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؏

بخدمت مفتیان کرام صاحب :

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام درج ذیل مسئلے کے بارے میں کہ :

کہ ایک شادی شدہ شخص اپنے کسی رشتہ دار سے کہتا ہے کہ "اگر آپ نے شادی کی تو میری بیوی تین مرتبہ کے ساتھ مجھ پر طلاق"، اب پوچھنا یہ ہے کہ مذکورہ رشتہ دار کیلئے کیا صورت نکل سکتی ہے کہ اسکی شادی بھی ہو جائے اور یمین کرنے والے کی بیوی پر طلاقیں بھی واقع نہ ہو جائے ؟

اور تیسرے شخص کے ذریعے شادی کروانے کا جو طریقہ ہے وہ اس صورت میں چل سکتا ہے یا نہیں ؟

اور اگر چل سکتا ہے تو تیسرے شخص کو بتانے کا طریقہ کیا ہوگا کہ مذکورہ رشتہ دار نے فلاں لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا ہے ؟

باحوالہ جواب دیکر ثواب دارین حاصل کریں ـ

المستفتی : ابو جان

03003902044

پتہ : رحمٰن روڈ سرانان پشین

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتوی نمبر
21/2062

الجواب حامداو مصلیا

صورت مسئولہ میں مذکورہ شخص کے اپنے رشتہ دار سے کہے ہوئے ان الفاظ "اگر آپ نے شادی کی تو میری بیوی تین پتھر کے ساتھ مجھ پر طلاق" سے تین طلاقیں معلق ہوگئی ہیں، رشتہ دار کے نکاح کر لینے کی صورت میں مذکورہ شخص کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔(مستفاد من التبویب:۵۵،۱۶۹۲،۱۷۶۲/۸۵)البتہ اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ:

اس رشتہ دار کے والدین یا اور کوئی اس کو بتائے بغیر اس کا نکاح کسی لڑکی سے کر دے اور جب اس کو پتہ چلے تو وہ زبان سے اجازت نہ دے بلکہ عملاً اجازت دیدے یعنی پورا کا پورا مہر یا مہر کا کچھ حصہ اس لڑکی کے پاس بھیج دے تو اس سے نکاح ہو جائیگا اور مذکورہ شخص کی بیوی پر تین طلاقیں بھی واقع نہ ہوں گی، اور اس بات کا بھی خیال رکھے کہ وہ رشتہ دار کسی کو اپنے نکاح کے لئے زبان سے نہ کہے کیونکہ زبان سے کہنے کی صورت میں اس کی طرف سے وکالت ہو جائیگی اور تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی، نیز عملاً اجازت دینے سے پہلے اگر کوئی آدمی مبارکباد دے تو اس پر خاموشی اختیار نہ کرے اس لیے کہ خاموشی بھی زبانی اجازت کے حکم میں ہے، بلکہ مبارکباد دینے والوں کو یوں جواب دے کہ میں ابھی اس پر غور کر رہا ہوں۔

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۳/ ۲۳۰)

(قوله وركنه لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح أو كناية فخرج الفسوخ على ما مر، وأراد اللفظ ولو حكما ليدخل الكتابة المستبينة وإشارة الأخرس والإشارة إلى العدد بالأصابع في قوله أنت طالق هكذا كما سيأتي. وبه ظهر أن من تشاجر مع زوجته فأعطاها ثلاثة أحجار ينوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليه كما أفتى به الخير الرملي وغيره الخ

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي - (۴ / ۷)

والتزوج فعلا أولى من فسخ اليمين في زماننا، وينبغي أن يجيء إلى عالم ويقول له ما حلف واحتياجه إلى نكاح الفضولي فيزوجه العالم امرأة ويجيز بالفعل فلا يحنث، وكذا إذا قال لجماعة لي حاجة إلى نكاح الفضولي فزوجه واحد منهم أما إذا قال لرجل اعقد لي عقد فضولي يكون توكيلا.............. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۶/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ

۲۴/مارچ/۲۰۱۹ء

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۶/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ

۲۴/مارچ/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

محمد طاہر عفی عنہ

۱۶/۷/۱۴۴۰ھ